خطبہ جمعہ

رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہو۔

نکاح کے واسطے طیبات کو تلاش کرنا چاہئے۔ اسلام میں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے

رشتہ ناطہ کے تعلق میں درپیش مختلف مسائل و مشکلات کا تذکرہ اور قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۹ر جنوری ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۹ر صلح ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ (سورة الروم آيت ۲۲)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے۔ اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔

پھر شادی سے پہلے اور شادی کے دوران اور اس کے بعد یہ دعا کرتے رہنا بڑا ضروری ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾۔ یہ دعا شادی کے بعد بھی ضروری ہے بلکہ پہلے بھی اور اگر ان جوڑوں میں سے کوئی فوت ہو جائے اس کے بعد بھی اولاد تو بہر حال رہتی ہے اس لئے مسلسل ہمیشہ باقاعدگی سے شادی شدہ جوڑوں کو شادی سے پہلے، دوران اور بعد میں یعنی کسی ایک کی وفات کے بعد بھی یہ دعا جاری رکھنی چاہئے۔

اس ضمن میں چند احادیث میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی عورت سے چار اسباب کی بنا پر شادی کی جاتی ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ فرمایا وہی بات حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب کی وجہ سے، اس کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ ان چاروں باتوں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت یہ ہے 'لیکن تو دیندار عورت کو ترجیح دے اللہ تیرا بھلا کرے'۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے پاس ایک عورت کی شادی کا پیغام آیا ہے جو اچھے خاندان اور مرتبہ والی ہے مگر اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ کیا میں اُس سے شادی کرلوں۔ اب اس کے خاندان اور مرتبہ کی خاطر اس نے اس سے شادی کا فیصلہ کیا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا 'نہیں'۔ دوبارہ پوچھنے آیا تو پھر منع فرما دیا۔ تیسری مرتبہ پھر اجازت لینے کے لئے آیا تو آپؐ نے روک دیا اور فرمایا کہ ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ بچے جننے والی اور بہت محبت کرنے والی ہو۔ میں تمہاری وجہ سے کثرت حاصل کرنے والا ہوں۔

اب شادی سے پہلے کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ کوئی عورت بہت بچے پیدا کرنے والی ہوگی۔ اس کی خاندانی روایات پر نگاہ رکھی جاتی ہے۔ اگر ماں اور باپ اچھے بچوں والے ہوں تو لازماً ان کی بیٹی بھی پھر اچھے بچوں والی ہوگی اور جہاں تک اس کی محبت کا تعلق ہے وہ پوچھ گچھ سے، تحقیق سے پتہ چل سکتا ہے کہ محبت والی طبیعت ہے کہ نہیں۔

ایک حدیث ہے سنن نسائی سے لی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا ساری کی ساری فائدہ والی چیز ہے اور دنیا کی بہترین فائدہ والی چیز نیک عورت ہے۔

اسی طرح ایک اور روایت ہے ابوداؤد کتاب النکاح سے لی گئی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب کسی عورت سے رشتہ طے کرنا چاہے تو وہ ہو سکے تو پہلے اس کے بارہ میں تحقیق کرلے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی سے رشتہ کرنا چاہا تو میں نے پہلے پوشیدہ طور پر اس کے بارہ میں معلومات حاصل کرلیں اور پھر اس سے شادی کی۔ پس پوشیدہ طور پر، جماعت کے ذریعہ یا اور اپنے ذرائع سے بچی کے متعلق تحقیق ضرور کرلینی چاہئے کہ کس قسم کی ہے۔

ایک روایت ترمذی سے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لی گئی ہے۔ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا 'اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا امکان زیادہ ہے'۔ یہی ہمارا رواج ہے اور پردہ اپنی جگہ ہے۔ لیکن ماں باپ کی موجودگی میں ہونے والے رشتہ یا رشتہ کے خواہشمند لڑکے کو ماں باپ اپنی موجودگی میں مثلاً کھانے پر بلا سکتے ہیں اور وہاں وہ جس لڑکی سے شادی کرنا مقصود ہو اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے اس میں کوئی گناہ نہیں اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت ہے۔ اسی طرح بعض لوگ تصویریں بھی منگواتے ہیں لیکن تصویر سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ لڑکا ایک دفعہ خود لڑکی کے ماں باپ کی موجودگی میں اس کو دیکھ لے۔

ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اس کی شادی کی ہے اور وہ شادی اسے ناپسند ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اسے اختیار دیا کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اگر چاہے تو اس کو رد کردے۔

اب ہماری جماعت میں بھی خدا کے فضل سے یہی دستور ہے۔ اگر کوئی لڑکی مجھے شکایت کرے کہ میں فلاں جگہ رشتہ نہیں چاہتی اور میرے ماں باپ نے زبردستی کر دی ہے تو میں اصلاح وارشاد کے سپرد کرتا ہوں کہ خود جاکر تحقیق کریں۔ اگر ماں باپ کی غلطی ہے تو لڑکی کو اس نکاح سے آزاد کروایا جائے اور اگر لڑکی کی اپنی غلطی ہو تو اس کو سمجھایا جائے اور جتنے معاملات میں بھی میں نے یہ قدم اٹھایا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کہیں بھی ناکام نہیں ہوا، ہر جگہ یا بچی سمجھ گئی یا والدین سمجھ گئے۔

ایک روایت بخاری کتاب النکاح میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کنواری لڑکی تو شرماتی ہے وہ کیسے ہاں کرے گی۔ فرمایا اس کی خاموشی اس کی رضامندی ہے۔ اگر پوچھنے پر لڑکی چپ رہے تو یہی اس کی رضامندی سمجھی جائے۔

دوسری قوم میں لڑکی دینا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ﴾ یعنی تم میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ نیک ہو۔

غیر سیّد کا سیّد زادی سے نکاح کرنا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی شادی، آپ مغل تھے، سیّدوں میں ہوئی اور سیّدوں کے بہت اعلیٰ گھرانہ میں ہوئی۔ یہ روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سوال پیش کیا کہ غیر سیّد کو سیّدانی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا "اللہ تعالیٰ نے نکاح کے واسطے جو محرمات بیان کی ہیں ان میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ مومن کے واسطے سیّد زادی حرام ہے۔ علاوہ ازیں نکاح کے واسطے طیّبات کو تلاش کرنا چاہئے اور اس لحاظ سے سید زادی کا ہونا بشرطیکہ تقویٰ اور طہارت کے لوازمات اس میں ہوں افضل ہے"۔

ایک دوست کا سوال پیش ہوا غیر کفو میں نکاح۔ یہ کفو کا مسئلہ بھی کافی پیچیدہ ہے اور خوب غور سے سمجھنا چاہئے۔ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کو ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے۔ اب یہ دو شرطیں ہو گئی ہیں۔ غیر لڑکے سے جو خاندان سے باہر ہے وہ کفو ہے اور ایک کفو کا رشتہ اپنے گھر میں بھی موجود ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ "اگر حسب مراد رشتہ ملے تو کفو میں کرنا چاہئے"۔ یعنی اپنے ہی کفو میں ہو تو بہتر ہے۔ بہ نسبت غیر کفو کے۔ "لیکن یہ امر ایسا نہیں کہ بطور فرض کے ہو ہر ایک شخص ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے"۔

اب ہمارے ہاں بھی یہ رواج ہو گیا ہے کہ بیوہ عورت ساری عمر بیٹھی رہے اور شادی نہ کرے یہ آنحضرت ﷺ کی سنت اور ارشادات کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسے کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کی لعن طعن سے نہ ڈرے"۔

ملفوظات میں یہ عبارت درج ہے۔ سوال پیش ہوا کہ ایک لڑکی احمدی ہے جس کے والدین غیر احمدی ہیں۔ والدین اس کی ایک غیر احمدی سے شادی کرنا چاہتے ہیں اور لڑکی ایک احمدی کے ساتھ کرنا چاہتی تھی۔ والدین نے اصرار کیا۔ عمر اس کی اسی اختلاف میں بائیس سال تک پہنچ گئی۔ اب آج کل تو تیس، پینتیس سال کی لڑکیاں ہو جاتی ہیں مگر اس وقت اندازہ کریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا گیا کہ اتنی بڑی ہو گئی کہ اس کی عمر بائیس سال تک پہنچ گئی۔ لڑکی نے تنگ آکر والدین کی اجازت کے بغیر ایک احمدی سے نکاح کر لیا۔ نکاح جائز یا ناجائز۔ حضورؑ نے فرمایا "نکاح جائز ہوا"۔ ایسی صورت میں احمدی ولی بن جاتا ہے، امیر جماعت ہو یا خلیفہ وقت کی طرف سے مقرر کردہ کوئی ولی بن جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

برائے رشتہ بعض تجاویز میں اب آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بیوگان اور مطلّقہ خواتین جو جوان ہیں ان کو دوبارہ رشتہ کی توجہ دلائی جائے۔ مطلّقہ اگر جوان نہ رہے، بوڑھی ہو چکی ہو تو پھر اس پہ دوبارہ شادی کرنا فرض نہیں ہے۔ باہر رشتہ کرنے کے خواہشمند لڑکوں کو اعلیٰ فنی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے خصوصاً کمپیوٹر کی تعلیم ایم ایس سی یا بی ایس سی وغیرہ معیار کی ہو۔

اب جب سے میں نے رشتہ ناطہ پر زور دیا ہے میرے سامنے یہ مسائل پیدا ہو گئے ہیں اس سے پہلے تو میں ہرگز جس طرح انگریزی میں کہتے ہیں ten foot pole سے بھی نہ پکڑوں کسی رشتہ کو، میں ہرگز رشتہ ناطہ کے بارہ میں کوئی مشورہ نہیں دیا کرتا تھا مگر جب سے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے اس وقت سے میں دوبارہ دخل دے رہا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ رشتہ ناطہ کے مسائل بہت گھمبیر ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک رجسٹر خود اپنی تحویل میں رکھا ہوا تھا اور رشتے ناطے لڑکوں اور لڑکیوں کے اس سے دیکھ کر خود تجویز کر دیا کرتے تھے۔ اس لئے اس سنّت کو بھی جاری کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی خاطر میں نے دوبارہ رشتہ ناطہ میں کام شروع کر دیا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ کام تو اس کے کہنے سے ہے اور کروا خود ہی رہا ہے اور جو رشتے بھی اللہ اس دوران کروا رہا ہے بہت اچھے ہو رہے ہیں اور بعض بالکل بظاہر ناممکن رشتے تھے بڑی عمر کی ہو چکی تھیں یا بڑی عمر کا لڑکا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہو گئے۔

لیکن بیرون ملک مقیم لڑکیوں کو پاکستان سے مناسب رشتے مل سکتے ہیں اگر وہ اپنے معیار کو زیادہ اونچا نہ بنائیں تو وہیں ان کی شادی وقت کے اوپر اچھی جگہ ہو سکتی ہے۔ میرے اس بیان کو غلط سمجھنے کے نتیجہ میں مشکل یہ پیدا ہو گئی ہے کہ لوگ سب وہاں سے لڑکیوں اور لڑکوں کے کوائف بھیج رہے ہیں۔ لڑکے کے متعلق لکھتے ہیں کہ دسویں پاس ہے یا ایف اے ہے یا بارھویں فیل کہتے ہیں اور لڑکا بہت اچھا ہے اور بڑا خوبصورت ہے۔ اب آپ نے کہہ دیا ہے فوراً اس کا رشتہ باہر کروا دیں۔ اسی طرح لڑکیوں کا حال ہے۔ تو میں نے کب کہا تھا کہ ہر ایک کا انگلستان میں رشتہ کراؤں گا۔ یہ بالکل غلط فہمی ہے میں نے ہرگز کبھی یہ نہیں کہا۔ پاکستان میں رشتہ ناطہ کا نظام بہت بہتر بنا دیا گیا ہے اور اس وقت غالباً حافظ مظفر بھی اس کام پر بہت اچھا کام کر رہے ہیں رشتہ ناطہ کا شعبہ بھی ہے۔ تو زیادہ لمبی خواہشیں نہ کیا کریں۔ زیادہ اونچے معیار نہ دیکھیں۔ بچی کو وقت پر رخصت کرنا اس کے لئے بہتر ہے ورنہ اس کی زندگی خراب ہو گی اور اس کے ذمہ دار ماں باپ ہوں گے۔

امراء کو چاہئے کہ ذیلی تنظیموں انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ وغیرہ کے ذریعہ بھی رشتہ ناطہ کے کام میں کوشش کریں۔

اب رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں جو مسائل مجھے درپیش ہیں اس میں ایک تو یہ ہے کہ احباب لڑکوں کے کوائف نہیں بھیجتے جبکہ لڑکیوں کے کوائف دے دیتے ہیں۔ لڑکوں کے اپنی مرضی سے اور لڑکیاں میرے ذمہ۔ یہ تو انصاف کی بات نہیں ہے۔ اپنے لڑکوں کے بھی کوائف دیا کریں اور لڑکیوں کے بھی دیا کریں اور اس سلسلہ میں مجھے سہولت بھی ہو جائے گی ان کے رشتے تلاش کرنے میں۔

لڑکوں کے والدین ان کی شادی کی پروا نہیں کرتے جبکہ لڑکا شادی کی عمر کو پہنچ کر اپنے پاؤں پر کھڑا بھی ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ دیر کرتے رہتے ہیں کہ لڑکے کا کیا ہے۔ لڑکے کا کیوں نہیں ہے، لڑکے کی بھی جلدی شادی ہونی چاہئے۔ میرا تجربہ ہے کہ اگر شادیاں جلدی کروائی جائیں تو لڑکا بھی دیر تک جوان رہتا ہے اور لڑکی بھی دیر تک جوان رہتی ہے۔

اب لڑکے کے باہر جانے کے شوق میں بیرونی رشتے طلب کرتے ہیں۔ وہ میں نے بیان کر ہی دیا ہے کہ لڑکے کے کوائف ایسے ہوتے ہیں کہ کوئی بیرونی لڑکی اس کو قبول کر ہی نہیں سکتی۔ یہاں بھی ملاقاتوں کے دوران مجھے ایسے لڑکے ملتے ہیں جو دبی زبان سے یہاں شادی کے خواہشمند ہیں تو اس پہ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ وہ ٹیکسی چلاتے ہیں۔ میں نے تو خود بھی اس کو ایک معزز پیشہ قرار دیا ہے، ہاتھ کی کمائی ہے جائز ہے، ایمانداری کی بات ہے۔ مگر اگر تعلیم بھی نہ ہو، دسویں بارھویں فیل اور پھر یہاں تقاضا کریں کسی لڑکی سے تو یہاں کی لڑکیاں بے تعلیم لڑکوں سے شادی کرنا ہرگز پسند نہیں کرتیں اور پھر جب ان کا گھربار بھی کوئی نہ ہو تو آخر انہوں نے اپنی سہولت بھی تو دیکھنی ہے، اسی کا نام کفو ہے۔ وہ اگر اچھے حالات میں پلی بڑھی ہیں تو لڑکا بھی کچھ ایسا ہونا چاہئے جو ان کے کفو کے مطابق ہو۔

اسی طرح یہ بھی مصیبت ہے کہ بیرون ملک رہنے والے لڑکے بعض اپنی مصلحتوں کی خاطر پاکستان میں شادی کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ ٹیکس کی خاطر، بعض دفعہ اپنے ماں باپ کی خدمت کروانے کی خاطر اور پھر لڑکی کو دھوکہ دے کر اس کو شادی کے بعد بلاتے نہیں اور ٹال مٹول کرتے رہتے ہیں۔ ایسے بہت سے کیس میرے سامنے آئے ہیں بکثرت ایسا ہو رہا ہے۔ جرمنی میں بھی بہت سے کیس ایسے ہیں اور دوسرے ممالک کے بھی لیکن جرمنی کے بہت زیادہ ہیں۔ تو امیر جماعت کو چاہئے کہ ایسے لڑکوں کا پتہ کر کے امور عامہ کے ذریعہ ان کو پکڑیں اور نصیحت کریں۔ اگر انہوں نے دھوکہ بازی میں شادی کی ہے تو یہ قولِ سدید کے خلاف ہے اور اس کے نتیجہ میں ان کا جماعت سے اخراج ہو سکتا ہے۔

ہاں لڑکے جو غیر از جماعت میں شادی کر لیتے ہیں خود ہی اس سے نقصان ایک یہ بھی ہے کہ احمدی لڑکیاں بے چاری کہاں جائیں گی۔ غیر از جماعت لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے اس پہ ان پر تعزیر کوئی نہیں مگر جو غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کرتے ہیں ان کو دو نقصان ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنی اولاد کی طرف نظر نہیں رکھتے۔ غیر احمدی لڑکی سے غیر مسلم لڑکی سے شادی کی جائے تو شادی تو جائز ہو گی مگر اولاد تباہ ہو جاتی ہے۔ اور ایک اور ظلم یہ بھی کرتے ہیں کہ بعض لڑکیاں غیر احمدیوں سے شادی کرتی ہیں۔ پاکستان سے بکثرت ایسی اطلاعیں مل رہی ہیں اور وہ اپنی خاطر شادی کر کے تو ماں باپ کے لئے مصیبت کھڑی کر دیتی ہیں۔ بعض ماں باپ بیچ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کو تو سارے خاندان کو ہی مقاطعہ تو نہیں مگر آج کل اخراج کی سزا دی جاتی ہے۔ مگر اکثر دیکھا ہے کہ لڑکیاں پھر روتی پیٹتی ضرور گھر واپس آیا کرتی ہیں۔ شاید ہی کوئی شادی ایسی ہو جو کامیاب ہو اور کامیاب کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں بھی ذلیل اور آخری دنیا میں بھی۔ لیکن جو ناکام ہوتی ہیں کم سے کم وہ لڑکیاں آخر گھر آ کے روتے پیٹتے اپنا دینی مستقبل تو سنوار لیتی ہیں۔

بعض لڑکیاں ایسی ہیں کہ جو غیر مسلموں میں بھی شادی کر لیتی ہیں۔ اب میرے علم میں ایسے معاملات ہیں کہ کسی نے سکھ سے شادی کر لی، کسی نے دہریہ سے شادی کر لی، کسی نے شادی کی ہندو سے جس کے گھر میں بت پرستی تھی اور بت رکھے ہوئے تھے۔ تو ایسی لڑکی کا تو پھر کوئی مستقبل نہیں اور میرے علم میں ہے کہ وہ بہت ہی ناکام موت مرتی ہیں۔ دکھوں کی موت خود بھی مرتی ہیں اور خاوند بھی ایک بہت ہی دردناک موت مرتا ہے۔ مگر یہ واقعات پرانے ہو چکے ہیں، میں ان کو دہرانا نہیں چاہتا۔

مگر ایک بات جو میں اس سلسلہ میں نصیحت کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ایک لڑکی ایک غیر احمدی لڑکے کے ساتھ خراب ہو جائے، مکفر مکذب کے ساتھ بھاگ جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کی بہنیں اگر نیک ہیں تو ان سے بھی شادی نہ کی جائے۔ یہ مسئلہ ہمارے ہاں درپیش ہے حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾ اگر سارا خاندان ہی گندا ہو تو صاف پتہ چل جاتا ہے ہرگز وہاں شادی نہ کریں لیکن اگر ماں باپ پاک ہوں اور ان کی بیٹیاں پاک ہوں اور کوئی ایک بیٹی خراب ہوئی ہو تو اس کی وجہ سے باقی پاکیزہ بہن بھائیوں سے شادی نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور زیادتی ہے۔ اور قرآن کریم کے اس ارشاد کے خلاف کہ ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾ کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

بعض دفعہ ماں باپ بہت نیک ہوتے ہیں اور ان کی اولاد خراب ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ بیوی کی وجہ سے بعض دفعہ کسی اور وجہ سے، بعض دفعہ ماں اور باپ دونوں نیک ہوتے ہیں۔ انبیاء کی بیویاں بھی تو قرآن کریم میں خراب بتائی گئی ہیں، انبیاء کے لڑکے بھی تو خراب بتائے گئے ہیں۔ تو انبیاء سے بہتر کوئی اپنے بچوں کی کیسے تربیت کر سکتا ہے لیکن جن بچوں کی اچھی تربیت ہو اور وہ نیک اور پاکباز ہوں کسی بدتربیت والے یا تربیت اچھی ہو مگر اس نے اسے قبول نہ کیا ہو، اس کی بیباکی اور بے حیائی کی وجہ سے ان نیک بچیوں کو رشتوں سے محروم کر دینا یہ بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو گا۔

اب آج کل بیرون ملک شادی کے لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کر دیا ہے کہ بہت خواہش ہے۔ مجھے حوالے شادی کے دیتے ہیں کہ آپ نے یہ کہا تھا، یہ کہا تھا کہ ہماری لڑکی اور لڑکے کو فوراً باہر بلا لیں۔ یہ باہر بلانے کا میں نے کبھی نہیں کہا تھا۔ مجھے تو یاد نہیں۔ ہاں جو ایسے لڑکے ہوں جو اچھے کوائف رکھتے ہوں ان کو باہر بھی بلایا جا سکتا ہے اور یہاں بھی لڑکیوں کی شادی کے مسائل حل ہو سکتے ہیں، یہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ اور روزگار کے سلسلہ میں کوشش کرنا رشتوں سے منسلک نہیں ہے۔ یہ ہمارا ایک الگ محکمہ ہے، امور عامہ ہے اور بہت سے شعبے ہیں ان کے ذریعہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ جن کے پاس کام نہیں ہے ان کو کام دلوا دیا جائے اور بعض دفعہ شادی کے نتیجہ میں بھی یہ واقعہ ہو جاتا ہے اور ان کو آپس میں گڈمڈ نہ کریں۔ جو کام کی تلاش ہے وہ الگ بات ہے اور جو باہر کام کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ ایسی فیلڈ میں کام اچھا سیکھیں۔ مثلاً کمپیوٹر ہے جس کے ذریعہ ان کو یہاں باہر اچھی نوکری مل سکتی ہے۔ اگر ایسا ممکن ہو تو یقیناً ان کے لئے یہاں سے اچھی لڑکی بھی تلاش کی جا سکتی ہے۔

بعض والدین اپنی بچیوں کی عمریں برباد کر دیتے ہیں کہ چھوٹی ہے جی اور بعض ان سے کام لیتے ہیں اس لئے کہ چھوٹے بچوں کی تربیت، ان کے تعلیمی اخراجات پورے کئے جا سکیں۔ یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے کہ کسی بڑی لڑکی بے چاری کو قربانی کا بکرا بنایا جائے۔ بعض بہنوں نے مجھے خط لکھا ہے اپنی بڑی بہن کے متعلق کہ ہمارے ماں باپ نے اس بے چاری پہ یہ ظلم کیا ہے کہ ہماری خاطر اس سے سارا کام لیا ہے۔ وہ تعلیم یافتہ تھی اور اب بھی رشتہ آیا ہوا ہے اور وہ نہیں کر رہے۔ میں نے بڑی سختی سے ان کو ہدایت کی ہے۔ آگے وہ مانیں نہ مانیں خدا تعالیٰ کو جوابدہ ہونگے۔ لیکن ایک اچھا رشتہ آیا ہوا ہے تو فوراً اس کی شادی کر دیں۔

اسی طرح بعض لوگ اپنے معیار سے اونچا چاہتے ہیں۔ بعض لڑکیاں بڑی ہو رہی ہیں اور معیار سے اونچے رشتے کی تمنا میں بیٹھی رہتی ہیں۔ اپنا معیار بھی تو دیکھیں کیا ہے۔ اسی کے برابر رشتہ بھی قبول کریں۔ اور بعض جگہ یہ ظلم ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ولی تو باپ کو بنایا ہے لیکن ماں وہاں باپ کے اوپر سوار ہوتی ہے اور لڑکیاں بھی اپنی ماں کی طرفداری کر رہی ہیں اور ایسی لڑکیاں سوائے اس کے کہ گھر بیٹھی بڈھی (بوڑھی) ہو جائیں اور ان کا کیا علاج کیا جائے۔ اونچے معیار بنائے ہوئے ہیں۔ آخر اگلے نے بھی تو معیار دیکھنا ہے۔ جس نے لڑکی ڈھونڈنی ہے وہ بھی تو کوئی معیار چاہتا ہے۔ تو یکطرفہ معیار کا جو اونچے معیار کا مطالبہ ہے یہ بہت بڑا گناہ ہے بلکہ ہماری شادی کے رشتوں میں بہت بڑی ایک لعنت ہے اس کو ختم کرنا چاہئے۔ اور ولی خدا نے ماں کو نہیں بنایا۔ ولی باپ کو بنایا ہے اس لئے باپ جہاں شادی کرنا چاہتا ہے ماں کو چاہئے وہ ہرگز دخل اندازی نہ کرے اور اپنی بیٹیوں کو بھی سمجھائے کہ باپ آخر تمہارا دشمن نہیں، خدا نے اس کو ولی مقرر کیا ہے، جس جگہ بھی وہ چاہتا ہے وہاں شادی کر لو ورنہ گھر میں بیٹھی بیٹھی بڈھی ہو جاؤ گی اور کوئی تمہیں نہیں پوچھے گا۔

یہ مختصر رشتہ ناطہ سے متعلق ہدایات تھیں جو میں سمجھتا تھا اس زمانہ میں بڑی ضروری ہیں کیونکہ اللہ کے حکم کے تابع میں رشتہ ناطہ کا انتظام کر رہا ہوں اور یہ ساری دقتیں مجھے درپیش ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ احباب جماعت پورا پورا تعاون فرمائیں گے اور اللہ کے فضل کے ساتھ جماعت کے رشتوں کے مسائل بڑی تیزی سے حل ہونگے۔

ضمناً میں یہ بتا رہا ہوں کہ یہ رشتوں کے کام سارے اللہ خود ہی کر رہا ہے۔ اس کثرت سے بظاہر غیر ممکن رشتے ہو رہے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ جو میں مثال دیا کرتا ہوں کہ ایک انسان بعض دفعہ اپنے بچے کو بوجھل چیز اٹھانے کے لئے کہتا ہے اور اس طرح سے خود ہاتھ ڈال کے اس بوجھل چیز کو اٹھا رہا ہوتا ہے میرے اللہ کا بھی یہی سلوک ہے۔ کام سارے خود بناتا ہے اور بظاہر حکم مجھے ہے تم کرو۔